احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل

فون: ۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

۷۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش

۷۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

یوم دفاع پاکستان نمبر

جلد ۴۴ ۔ ۷۹ ۔ نمبر ۱۹۸

بدھ

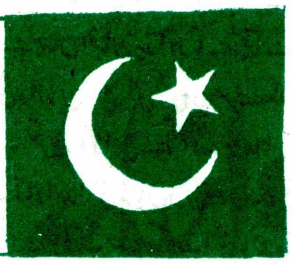

ہم اپنے وطن کی حفاظت کے لئے سب سے آگے کھڑے ہونگے

ہر احمدی اپنے وطن کا محب ہے اور وطن کی محبت اس کے ایمان کا حصہ ہے

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

۱۔ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ وطن کی خاطر جان قربان کرنے والوں میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں۔ جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبد العلی ملک تھے ---- پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیر افتخار تھے۔ یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بد دیانت لوگ ہیں!! کہ جب جان کی بازی لگانے سردھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔ بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد' جرنیلوں کی' تھوڑی ہے۔ لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۷۔ ستمبر ۱۹۸۸ء) (الفضل ۵۔ ستمبر ۱۹۹۰ء)

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہرحال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں (اللہ نے چاہا تو) سب سے آگے کھڑے ہونگے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہونگی ان تیروں کو لینے کے لئے"

(ماہنامہ خالد۔ نومبر دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹)

"۳۔ ہر محبِ وطن احمدی کا فرض ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی ملک میں فساد نہ ہونے دے محب وطن سے میری مراد نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا کے احمدی ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر احمدی اپنے اپنے ملک اپنے اپنے وطن کا محب ہے اور یہ ہماری تعلیم ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ آج دنیا کی تمام قوموں میں سب سے زیادہ سچائی اور وفا کے ساتھ اگر کوئی اپنے وطن سے محبت کرتا ہے اور وطن کی محبت جس کا جزو ایمان بن گئی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔

اگر ہم زیادہ وسیع نظر سے دیکھیں تو ساری دنیا ہی اس وقت فسادات کا شکار ہے اور تمام دنیا میں بعض تخریبی طاقتیں جو بڑے عظیم ملکوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور نسبتاً چھوٹے ملکوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں وہ پوری طرح سرگرم عمل ہیں کہ کسی طرح فساد برپا ہو۔ پس بین الاقوامی جماعت کے افراد کا اس کے مقابل پر فرض ہے کہ اپنے اپنے وطن میں ہر وہ ذریعہ استعمال کریں جس کے نتیجہ میں فساد دب جائے اور فساد کا کوئی موقع پیدا نہ ہو"۔

(الفضل یکم اگست ۱۹۸۳ء صفحہ ۲-۳)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
تین روپے

۷۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش ۷۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

ہمارا پاکستان

وطن کسے کہتے ہیں۔ یہ بات بحث طلب تو نہیں لیکن غور طلب ضرور ہے۔ لوگ بیسیوں سال بھی کسی ملک میں رہنے کے باوجود سمجھتے ہیں اور ٹھیک ہی سمجھتے ہیں کہ وہ دیارِ غیر میں زندگی گزار رہے ہیں جو لوگ کسی اور ملک سے جا کر انگلستان یا امریکہ میں رہ پڑتے ہیں وہ بھی ہمیشہ ذکر کیا کرتے ہیں کہ ہم ہیں تو غیر ملک میں۔ اپنے ملک کی بات ہی کیا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو اپنے ملک کی باتیں بتاتے ہیں۔ اپنے ملک سے انس پیدا کرتے ہیں اور توفیق ہو تو انہیں اپنا ملک دکھانے کے لئے وہاں لے بھی جاتے ہیں۔

گویا کہ صرف کسی جگہ رہنا۔ بلکہ لمبے عرصہ تک رہنا بھی۔ کسی ملک کو اپنا نہیں بنا دیتا اپنا ملک وہ ہوتا ہے جہاں انسان پیدا ہوتا ہے پلتا ہے بڑھتا ہے۔ بلکہ یہ تعریف بھی مکمل نہیں کیونکہ ایک بنگلہ دیشی والدین کا بچہ بھی کسی دوسرے ملک۔ انگلستان وغیرہ۔ میں پیدا ہو سکتا ہے جہاں پل بڑھ سکتا ہے۔ تعریف کو اس سے آگے بڑھانا پڑے گا۔ جہاں انسان کے جملہ رشتہ دار بستے ہیں جہاں اس کے آباؤ اجداد کی ہڈیاں دفن ہوں۔ جہاں کی ثقافت سے اس نے حصہ لیا بلکہ جہاں کی ثقافت کا وہ اپنے آپ کو ایک حصہ سمجھے۔ اتنی باتیں کہہ کر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے کسی حد تک اپنے وطن کی مکمل تعریف کر دی ہے۔

ہم پاکستانی ہیں ہمارا وطن پاکستان ہے۔ اگرچہ یہ ایک خطے کا نام ہے اس کا حدود اربعہ بھی ہے۔ لیکن اس کے کسی وقت کم یا بڑے ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے آخر پہلے پاکستان۔ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان ہوتا تھا اور ان دونوں علاقوں۔ یا خطوں کو ملا کر پاکستان کہتے تھے۔ پھر مشرقی پاکستان الگ ہو گیا تو باقی حصے کو پاکستان کہا جاتا ہے اب یہ باقی حصہ ہی پاکستان ہے۔ اصل بات حدود اربعہ نہیں بلکہ لوگ ہیں اس میں بسنے والے لوگ ’پاکستان۔ ہر شخص جو پاکستان میں بستا ہے وہ پاکستانی ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ پاکستان ہے۔ پاکستان میں کسی ایک شخص کو کسی ایک قوم کو۔ کسی ایک قبیلہ کو کسی ایک مذہب کے پیروکاروں کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ پاکستان ان کا ہے۔ اگر ان کا ہے تو باقی لوگ کہاں کے ہیں باقی لوگوں کا وطن کون سا ہے۔

ہر ملک کے لئے لازمی ہے کہ وہاں کا ہر باشندہ اس ملک کو اپنا سمجھ سکے۔ اپنا کہہ سکے اگر ایسا ہو تو وہ اس کے لئے جان بھی دینے کو تیار ہو گا وہ اس کی بہبود کے لئے سب کچھ کرے گا۔ ملک اس کا ہو گا اور وہ ملک کا ہو گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ایک قوم کیا ایک فرد بھی ملک کے لئے خطرہ بن سکتا ہے پاکستان نے جنگیں لڑی ہیں اور جیتی بھی ہیں نمایاں جیت صرف دو جنگوں میں ہوئی جن میں سب لوگ سیسہ پلائی دیوار بن گئے سب لوگوں کو یقین دلایا گیا کہ یہ ان کا اپنا وطن ہے۔

پس آیئے ہم ہر پاکستانی باشندے کو یقین دلائیں کہ یہ اس کا ملک ہے وہ پردیسی نہیں ہے بلکہ یہ اس کا دیس ہے یہ ملک اس لئے بنا تھا کہ اس کے باشندے اسے اپنا سمجھیں۔ قائد اعظم نے یہی نظریہ پیش کیا تھا اور پاکستان کے استحکام کے لئے یہی نظریہ قائم رہنا چاہئے۔

پاکستان بنا تھا کیوں اور کس کس نے بنوایا
ان باتوں نے اپنے سر پر ڈالا وہم کا سایہ
ہم سب لوگ ہیں باسی اس کے یہ ہے اپنا گھر
یہ ہے اپنی ساری دولت، ہم اس کا سرمایہ

ابوالاقبال

چھ ستمبر

غیر جب جوَر و ستم کی داستاں ہوتے گئے
ہم بھی تقدیرِ امم کے راز داں ہوتے گئے

جب دفاعِ ارضِ پاکستان کی دعوت ملی
حُبِّ مُلک و قوم کے جذبے جواں ہوتے گئے

ہو گئے سب شاعر و فنکار مصروفِ عمل
اور ہر پیر و جواں کے ترجماں ہوتے گئے

تھی تو ہر اک گام پر مایوس کُن مشکل مگر
تیری نصرت کے سہارے کامراں ہوتے گئے

جاں فروشانِ وطن ہر اِک محاذِ جنگ پر
یُوں لڑے دشمن کے حربے رائیگاں ہوتے گئے

کچھ تری حفظ و اماں میں غازیوں سے آ ملے
کچھ حریفِ مَوت بن کر جاوداں ہوتے گئے

چھ ستمبر کی نمودِ صبح تھی معیارِ خُلق
دشمنِ حق کے ارادے صاف عیاں ہوتے گئے

امنِ عالم کے عزائم کا بھرم کھُلتا گیا
بھارتی لیڈر کے لب بھی خونچکاں ہوتے گئے

دشمنِ عیّار کے ناپاک ارادے دیکھ کر
چاند تارہ مظہرِ برقِ تپاں ہوتے گئے

آج ہر اِک اہلِ دل کو فخر ہے اُن پر نسیم
جن کے دل گردے شجاعت کی زباں ہوتے گئے

نسیم سیفی

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام

احباب جماعت.......

آپ کو علم ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے میں پاکستان کے تمام احمدیوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے ہر طرح تعاون کریں اور استحکام پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے حب الوطنی کا ثبوت دیں اور اپنے رب رحیم سے دعائیں بھی کرتے رہیں کہ ہمارا وہ مہربان خدا حق و صداقت اور انصاف کی فتح کا دن ہمیں جلد تر دکھائے۔

کوئی احمدی مرد اور عورت اپنے شہر قصبہ یا گاؤں کو ہرگز نہ چھوڑے سوائے اس کے کہ حکام وقت دفاعی مصالح کے پیش نظر ان مقامات کو خالی کروانا چاہتے ہوں۔

دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

میرزا بشیر الدین محمود احمد

(الفضل ۱۰- ستمبر ۱۹۶۵ء)

بھارت کے جارحانہ حملہ کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا پاکستان حق پر ہے اور فتح حق ہی کی ہوگی

(ریڈیو پر قوم سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا خطاب)

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۶- ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ شروع ہونے کے فوراً بعد ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی مقدس سرزمین پر بھارت کے جارحانہ حملے کا ذکر کیا اور اعلان فرمایا کہ بھارت کے جارحانہ حملہ کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا اور اس کے ناپاک عزائم کو کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ آپ نے کہا پاکستان حق پر ہے فتح حق ہی کی ہوگی۔

آپ نے قوم سے کہا کہ وہ پوری طرح متحد اور یک جان ہو کر بھارت کے چیلنج کا جواب دے اور دشمن کے دانت کھٹے کر کے اس کے کئے کا مزا چکھانے کے لئے میدان میں آ جائے۔ آپ نے فرمایا بھارت کو ابھی احساس نہیں ہے کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔ ہم کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارے دس کروڑ باشندے یک جان ہو کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور آزمائش کے اس وقت میں اپنی پوری قوت اور وسائل کام میں لا کر دشمن پر ایسی کاری ضرب لگائیں کہ اس کے ناپاک عزائم کا قلع قمع ہوئے بغیر نہ رہے۔ ہماری فوجیں دشمن کے حملہ کا منہ توڑ جواب دینے کی پوری طاقت اور اہلیت رکھتی ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کریں گی۔ اور وطن عزیز کا دفاع کرنے میں اپنی قوت و اہلیت کا پورا پورا مظاہرہ کریں گی اور دشمن کو جس نے پاکستان کو آج تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اس کی مقدس سرزمین کے ایک انچ پر بھی پاؤں جمانے نہیں دیں گی۔ ہماری فوجیں دشمن کو ختم کرنے میں کامیاب ہوں گی۔ آپ نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میرے ہم وطنو! آگے بڑھو اور دشمن کا مقابلہ کرو اور اسے اس کے عزائم میں ناکام بناؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہے اس لئے تم ہی فتح یاب ہوگے۔

(الفضل ۸- ستمبر ۱۹۶۵ء)

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

چھ ستمبر

چھ ستمبر نے جو دی قلبِ مسلماں کو جھنجھوڑ
نیند کے دشت سے احساس کا آہُو نکلا
ایک مرکز پہ درخشاں ہوئی رُوحِ اسلام
کُفر کے شر سے پھر اک خیر کا پہلو نکلا

....

میرے جانباز دلیروں کی شجاعت ہے عظیم
دینِ توحید کا نور ان کے عزائم پہ نثار
شہرِ اقبال ہو۔ لاہور ہو۔ سرگودھا ہو
میرے مامن کا تو ہر قریہ ہے شیروں کی کچھار

....

دب نہیں سکتی اندھیروں سے صداقت کی کرن
دن نکلتا ہے شکست شب یلدا کے لئے
چھ ستمبر نے پھر اک بار دیا ہے یہ ثبوت
وقف ہے نصرتِ حق ملّتِ بیضا کے لئے

....

یہ مرا ملک ہے اور اس کی حدیں میری ہیں
بات یہ ذہن میں دشمن کے بٹھا دی میں نے
ملک و ملّت کے تحفظ کی قسم ہے ثاقبؔ
خرمنِ کفر میں اک آگ لگا دی میں نے

ثاقب زیروی

اعمال کا محاسبہ کریں

انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصے میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو۔ اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زاد راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندہ اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک صاحب ایمان کو ہونا چاہئے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہو سکتا۔ نوجوان تو یہ خیال ہی کر سکتے ہیں کہ اگر ہم سے خدمت خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصار اللہ اس کام کو ٹھیک کر لیں گے مگر انصار اللہ کس پر انحصار کر سکتے تھے۔ وہ اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد قرار نہ دیں گے اور وہ اگر اس حقیقت سے اغماز کریں گے کہ انہوں نے دین حق کو دنیا پر پھر زندہ کرنا ہے تو انصار اللہ کی عمر کے بعد اور کون سی عمر ہے جس میں وہ یہ کام کریں گے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۲- اکتوبر ۱۹۴۳ء)

مولانا دوست محمد شاہد

پاکستانی احمدی اور دفاع پاکستان کا مقدس فریضہ

جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبد العلی ملک کا بے مثال کارنامہ شجاعت

پاکستان- دوسری مادی دنیا کے لئے تو شاید چند شہروں، قصبوں، دریاؤں، پہاڑوں کھیتوں یونیورسٹیوں اور ملک و قوم کے ملی و قومی اداروں کا نام ہے- جہاں چند کروڑ انسان آباد ہیں- مگر ایک احمدی کے نزدیک وہ ایک موعود "پاک زمین" جو خدائی وعدوں اور بشارتوں کے مطابق معرض وجود میں آیا ہے اور جلد یا بدیر اسے عالمی پاکستان کی حیثیت سے آسمان شہرت پر چمکنا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ نے پاکستان کے آغاز ہی میں احمدیوں پر واضح فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی- پہلا زمانہ گیا اور وہ زمانہ آگیا جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے (---) جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کے بچاؤ کے لئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے---- اگر قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے تو لازماً اپنے ملک کی عزت کی حفاظت کے لئے اس وقت جو موقعہ پیدا ہوا ہے- اس میں حصہ لینا پڑے گا- (-----) ہم نہیں جانتے کہ (----) آئندہ ترقی کے لئے زیادہ قربانیاں ہم کو ہندوستان میں دینی ہونگی یا افریقہ میں لیکن فرض کرو افریقہ میں پیش آتی ہیں تو وہاں کے احمدی ہمارا نمونہ دیکھیں گے اگر ہم اس وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ہم ان سے کہہ سکیں گے (----) کہ ہماری دنیوی حکومت پر یا ہمارے ملک اور ہماری قوم پر جب حملہ ہوا تو ہم نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا- یہ نمونہ ہے جس سے وہ سبق سیکھیں گے اور اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے-"

(تقریر بر موقعہ مشاورت مورخہ ۱۷- اپریل ۱۹۵۰ء رپورٹ صفحہ ۹ تا ۲۰)

ملک کے اس فدائی کے یہ الفاظ ہر پاکستانی احمدی کے دل و دماغ پر نقش ہیں اور تا ابد نقش رہیں گے جس کا ایک واضح عملی ثبوت ستمبر ۱۹۶۵ء کا معرکہ پاک و ہند ہے جس میں احمدیت کے کئی فرزندوں مثلاً میجر منیر احمد، میجر قاضی بشیر، سکوڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین اور دوسرے کئی احمدیوں نے جان قربان کر دی اور اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کر کے حریت و شجاعت کے ایک نئے باب کا اضافہ کیا اسی طرح حسینی والا سیکٹر کے کمانڈر بریگیڈیر ممتاز کا نام فدائیت اور بہادری کی دنیا میں ہمیشہ یاد رہے گا اور ان کے علاوہ فاتح جوڑیاں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک (جنہیں سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان نے ملک کا عظیم اعزاز ہلال جرأت دیا) کے بے مثال اور عہد آفرین کارنامہ شجاعت پر تو اپنے ہی نہیں بیگانے بھی عش عش کر اٹھے اور ان کی مجاہدانہ خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اس کا مختصر تذکرہ اس مضمون میں مقصود ہے-

مجلس علماء پاکستان

مجلس علماء پاکستان کے داعی "حضرت الحاج مولانا عرفان رشدی نے "معرکہ حق و باطل ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء و غزوۃ الھند" کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی جس کے صفحہ ۷۳-۷۶ پر مندرجہ ذیل دو نظمیں خاص طور پر شائع کیں-

بریگیڈیر عبد العلی ملک

(چونڈہ کا محاذ جنگ ۸- ستمبر ۱۹۶۵ء)

کر رہا تھا غازیوں کی جب کمان عبد العلی
تھا صفوں میں مثل طوفانِ رواں عبد العلی
ہند کا وہ آتشیں طوفاں، مقابل اس کے وہ عزم و ثبات
ٹینک یوں گرتے تھے دشمن کے جیسے خشک پات
بسکہ میداں چھوڑ بھاگا بھارتی بزدل عدو!
شیر سے گیدڑ کو کیا نسبت، جو ہوتا دو بدو

میجر جنرل اختر ملک

(۸- ستمبر ۱۹۶۵ء)

جوش و قوت کا تھا اک سیلِ رواں اختر ملک
چھمب کا فاتح، وطن کا پاسباں اختر ملک
بھارتی یلغار سے وہ برسرِ پیکار تھا
عزم و استقلال کا گویا وہ اک شہکار تھا
غازیٔ میداں، چونڈہ کو لیا جس نے بچا
ان بھگوڑے دشمنوں پر بن کے بجلی وہ گرا
برسر میداں رہی زیر کماں بری سپاہ
ہر قدم ہے اس کی پامردی، شجاعت کا گواہ

مدیر چٹان کی نظمیں

(ص ۷۶)

ملک کے ان ہر دو جیالوں کی بہادری کے متعلق آغا عبد الکریم شورش مدیر "چٹان" نے رسالہ کے ۱۳- ستمبر ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں "الجہاد، الجہاد" اور "بڑھے چلو" کے عنوان سے دو ولولہ انگیز نظمیں زیب اشاعت کیں پہلی نظم کے چند رزمیہ اشعار ملاحظہ ہوں-

ہر اک محاذِ جنگ پہ ان کو پچھاڑ دو
ہندوستاں کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو
واہگہ کی سرزمیں سے حریفوں کی ٹولیاں
اختر ملک کی زیرِ قیادت پچھاڑ دو
مولیٰ علیؓ کی تیغ اٹھانے کا وقت ہے
سینے بتانِ لال بہادر کے پھاڑ دو

دوسری نظم کے بعض منتخب اشعار درج ذیل ہیں:-

میدان کارزار پہ چھاتے ہوئے چلو
جوش وِ غا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو
دہلی کی سرزمیں نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
گنگا کی وادیوں کو بتا دو کہ ہم ہیں کون
جمنا پہ ذوالفقار چلاتے ہوئے چلو
بے روک بے دریغ قضا کے لباس میں
طوفان برق و بار اٹھاتے ہوئے چلو
ہر ایک سومنات کی تعمیر کو توڑ دو
ہر ایک بتکدے کو گراتے ہوئے چلو

(رسالہ چٹان ۱۳- ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۴)

چیف جسٹس آزاد کشمیر کا حقیقت افروز بیان

آزاد کشمیر حکومت کے سابق چیف جسٹس جناب محمد یوسف صاحب صراف ایک بلند پایہ قانون دان ہونے کے علاوہ مورخ کشمیر بھی ہیں آپ نے اپنے بعض مضامین میں فاتح چھمب جوڑیاں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی قیادت میں پاکستانی فوج کی حیرت انگیز کامیابی کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ محمد یوسف صاحب صراف اپنے مقالہ "گوریلا جانباز مقبوضہ کشمیر میں گئے" میں لکھتے ہیں:-

"یکم ستمبر میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں ہمارے نمبر بارہ انفنٹری ڈویژن نے چھمب پر برق رفتار حملہ کیا- حملہ میں ٹینک آگے تھے- دو سو توپوں سے گولہ باری کی- توپ خانے کے جوانوں نے کئی گولوں پر "اللہ اکبر" لکھا اور فائر کیا تھا- میجر چشتی نے پدھار سے چوبیس میڈیم توپوں سے گولہ باری شروع کی- ہر گولے کا وزن ایک سو پاؤنڈ تھا- دشمن پر بیک وقت تیس من گولے پھٹتے تھے- انڈین ایئر فورس نے ایک توپ کو تباہ کیا اور تین جانوں کو شہید اور زخمی کیا- چھمب کو اس دن چند گھنٹوں میں فتح کر لیا گیا-

چار پانچ گھنٹوں کے اندر اندر بھارت کی چھوٹی بڑی پوزیشنوں پر اور قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا گیا- دیوا دو بجے تک قبضے میں آگیا- حملہ ۱۰۲ انفنٹری بریگیڈ اور ۱۴- آزاد کشمیر بریگیڈ نے کیا تھا- آزاد کشمیر کی نمبر ۱۹ بٹالین نے دشمن کو شکست فاش دی- اس بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیر عبد الحمید خان نے اپنے جوانوں سے کہا کہ پیشقدمی جاری رکھیں اسی روز سکھ رجمنٹ کے ۵۲ جوان پکڑے گئے یہ سب ایک نالے میں دبکے بیٹھے تھے پاکستان آرمی کے لیفٹیننٹ کرنل باہر ہیلی کاپٹر میں اڑ رہے تھے انہوں نے ان سکھوں کو وہاں بیٹھے دیکھا تو ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیا اور تمام سکھوں کو جنگی قیدی بنا لیا- بھارت کے جنرل بی کول نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ان سکھ جوانوں کے افسر انہیں بے یار و مددگار چھوڑ کر گاڑیوں میں بھاگ گئے تھے-

(ماہنامہ حکایت ستمبر ۱۹۷۹ء
بحوالہ لاہور ۱۳- ستمبر ۱۹۷۹ء)

بقیہ صفحہ ۵

دشمن کے سینے پر سدا
یہ مونگ ہی دلتا رہے

بار بار دہرایا-

حقیقت یہ ہے کہ اس مفتوحہ علاقے کا چپہ چپہ دل میں نور یقین پیدا کرتا اور وہاں کا ہر سپاہی قرون اولیٰ کی جنگی فتوحات کا غازی دکھائی دیتا ہے- تباہ شدہ ٹینک، بم زدہ لاریاں- بکھرا ہوا ساز و سامان میجروں اور کپتانوں کی لاشیں یہ سب کچھ دیکھا اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ دیکھا- لیکن جیسا کہ میں شروع میں کہہ چکا ہوں میں وہاں دیکھنے کچھ نہیں گیا تھا فاتح فوجی بھائیوں سے مل کر اپنے دل میں یقین کی مشعلیں جلانے گیا تھا- خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں کامیاب و کامران واپس آیا- وفد کے سربراہ مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب مدیر الفرقان تھے اور ہمارا وفد خاکسار کے علاوہ مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی نائب مدیر الفضل اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر پر مشتمل تھا-

(تحریک جدید دسمبر ۱۹۶۵ء

مفید اور مؤثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید اور مؤثر علاج
قند شفاء
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر قیمت ۱۲/- فی ڈبی
حب سعال
کھانسی اور گلے کی خرابی کیلئے چوسنے کی گولیاں قیمت ۱۰/- فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۔ 211538

نسیم سیفی

چھمب و جوڑیاں کے محاذ پر

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے احمدی صحافیوں کے ایک گروپ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان علاقوں میں جائے جو پاکستان نے فتح کئے ہیں۔ اس کے تحت ایک وفد چونڈہ کے علاقے میں گیا۔ مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم (ریٹائرڈ) نے جو اس وقت پاک فوج میں شامل تھے اور محاذ پر داد شجاعت دے رہے تھے اس وفد کی پذیرائی کی۔ اس دورے کے اختتام پر درج ذیل مضمون تحریر کیا گیا۔

(ادارہ)

اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ میں چھمب و جوڑیاں کے محاذ سے ہو کر آیا ہوں تو آپ فوراً مجھ سے یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ تم نے وہاں کیا دیکھا۔ دیکھنے کو تو وہاں بہت کچھ ہے اور غالباً بہت سے لوگ وہاں کچھ دیکھنے ہی جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں وہاں کچھ دیکھنے نہیں گیا تھا میں اپنے ان فوجی بھائیوں سے ملنے گیا تھا جنہوں نے جان کی بازی لگا کر پاکستان کو فاتح کا لقب عطا کر دیا ہے میں ان کے چہروں کی دمک اور آنکھوں کی چمک دیکھنے گیا تھا میں ان کے منہ سے یہ بات سننے گیا تھا۔ ہم نے دشمن کو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہوئے دیکھا ہے اور جب میں نے ایک فوجی سپاہی سے واقعی یہ الفاظ سنے تو میں نے محسوس کیا کہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے دشمن' کمینہ اور بزدل دشمن' سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتا جا رہا ہے۔ مجھے اس کی پیٹھ پر گولیاں لگتی دکھائی دیں اور میری چشم تصور نے دیکھا کہ وہ لڑکھڑا کر گر رہا ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ میں خوش ہوں کہ میں اس محاذ کو دیکھ آیا ہوں۔ اب ساری عمر میری آنکھوں کے آگے دشمن بھاگتا ہی رہے گا۔ اب میں ساری عمر یہ محسوس کرتا رہوں گا کہ میرے فوجی بھائی خود فتح و ظفر کے نعرے لگاتے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ میں یہی احساس وہاں سے لینے گیا تھا اس احساس کی مجھے تلاش تھی اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے یہ احساس مل گیا۔ ذرا اندازہ تو لگایئے جب محمد صدیق نے مناور کی شاہی مسجد کے پاس ایک بھارتی مورچے میں کھڑے ہو کر ہماری توجہ کو اس طرف مبذول کیا اور کہا دیکھئے اس مورچہ پر میں کتنا محفوظ ہوں۔ مورچہ اونچی جگہ پر ہے ارد گرد گھاس ہے اور میرے سامنے کھلا میدان ہے اس مورچے میں ہندوستانی فوج تھی اور اس سامنے والے میدان میں پاکستانی فوج۔ اس مورچے میں مجھے ایک ہتھیار دے دیجئے میں سامنے کھڑی فوج میں سے کسی کو پھٹکنے تک نہ دوں گا۔ لیکن یقین جانیئے کہ ان مورچوں سے بھارتی اس طرح بھاگے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ' جونہی پاکستانی فوج نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ یہ مورچے خالی ہو گئے۔ جب محمد صدیق یہ الفاظ کہہ رہا تھا اس کی آنکھوں میں ایک مقدس چمک تھی اور اس کے چہرے پر ایک نہ مٹنے والی دمک۔

چھمب کے علاقے سے آگے بڑھے تو ایک صوبیدار صاحب نے نہایت گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ جب ہم نے انہیں بتایا کہ ہم صحافی ہیں تو وہ کہنے لگے آپ اپنے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ ہر پاکستانی تک میرے ان نوجوانوں کی آنکھوں کی چمک پہنچا دیجئے وہ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ ان کی فوج نے کس طرح فتوحات حاصل کی ہیں۔ یہ لوگ ہشاش بشاش ہیں۔ انہوں نے نہ کھانے کی پرواہ کی۔ نہ تھکان کی۔ خدا کی قسم بعض اوقات مجھے ان کو آرڈر دیتے ہوئے شرم آجاتی تھی۔ لیکن ان جوانوں نے ایک دفعہ بھی نہ کہا کہ ہم تھک گئے ہیں یہ صوبیدار صاحب مزید فتوحات کے اتنے متمنی تھے کہ وہ بار بار اکھنور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہمیں تو وہاں جانا ہے یہاں سے پیچھے جانے کے لئے ہمیں کوئی نہ کہے۔ ہم تو آگے ہی جانا چاہتے ہیں۔ اور (اللہ نے چاہا تو) ہم آگے ہی جائیں گے

وہ ہمیں اپنے Mess میں چائے پلانے لے گئے۔ وہاں ۲۰۔۲۵ نوجوان ہنستے کھیلتے مصروف کار تھے۔ جب خاکسار نے ایک نظم پیش کی اور اس میں یہ بند پڑھا۔ عنوان (دینِ حق کا کارواں)

یہ پھولتا پھلتا رہے
بڑھتا رہے پلتا رہے
دشمن کے سینے پر سدا
یہ مونگ ہی دلتا رہے
یہ کارواں چلتا رہے

تو سب جوانوں نے اپنے اپنے انداز میں دل کھول کر داد دی۔ ان میں سے بعض نے تو

باقی صفحہ ۴ پر

میجر منیر احمد

دے جذبِ منیر آج فدایانِ وطن کو
بھر دے مرے مولا یونہی دامانِ وطن کو

ہو رُوح تری کوثر و تسنیم سے سیراب
سینچا ہے ترے خوں نے گلستانِ وطن کو

جینے کی تمنّا ہے تو مرنا ہی پڑے گا
پیغام ہے یہ تیرا جوانانِ وطن کو

یہ عمر مہ و سال سے ناپی نہیں جاتی
کہہ دے کوئی جا کر یہ محبّانِ وطن کو

مرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں وہ زندۂ جاوید
جاں دے کے بچاتے ہیں جو ہر جانِ وطن کو

نسیم سیفی

میجر منیر احمد

انہوں نے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کی

کاش میں اس مقدس جنگ میں جان دینے کا رتبہ حاصل کر سکوں۔ یہ الفاظ میجر منیر احمد (انجینئر کور) نے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے سے چند گھنٹے قبل اپنے ایک ساتھی میجر سے گفتگو کرتے ہوئے کہے۔ میجر منیر احمد کو کیا معلوم تھا کہ چند ساعتوں کے بعد ہی بارگاہ رب العزت میں ان کی یہ دعا شرفِ قبولیت حاصل کر لے گی۔ اور انہیں مادرِ وطن کی حفاظت کرتے ہوئے قربان ہونے کی سعادت حاصل ہو جائے گی۔

میجر منیر احمد (جو مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب آف جمیل لاج محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے فرزند ارجمند تھے) لاہور کے محاذ پر مسلسل دو دن اور دو راتیں دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ ۲۱۔ ستمبر کو دشمن کی طرف سے گولہ باری تھی تو انہیں ہدایت ملی کہ وہ پیچھے مورچوں پر جا کر آرام کر لیں میجر منیر احمد بادلِ نخواستہ اپنے مورچے سے نکلے اور مورچے کے قریب ہی نماز عشاء کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے گولہ باری کا سلسلہ شروع ہو گیا اور میجر منیر احمد دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔

میجر منیر احمد کی شہادت کی اطلاع بذریعہ ٹیلیفون دی گئی تو اس وقت ان کے والد خواجہ عبدالقیوم گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کی ضعیف العمر والدہ نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنتے ہی بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ اٹھا دیئے اور کہا کہ میرے مولا! تو نے میرے لختِ جگر کی شہادت قبول کر لی اور اسے اس شرف سے نوازا کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کے ملک کا دفاع کر سکے اور اسی نیک مقصد میں جان کی بازی لگا دے۔

میجر منیر احمد نے رن کچھ کے محاذ پر بھی دشمن کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور یہاں بھی دشمن کو ذلت آمیز شکست دی اور اب یہ قوم

باقی صفحہ ۷ پر

چونڈہ کا تاریخ ساز معرکہ

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے نرم اور دھیمے اور مؤثر انداز میں چونڈہ میں ہونے والی معرکتہ الاراء جنگ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا "یہی وہ جگہ ہے جہاں دشمن کے تمام منصوبے اور سکیمیں خاک میں مل گئیں۔ دشمن نے ۸۔ ستمبر کی درمیانی شب کو دس بجے چاروہ' مہاراجکے اور نخنال کے علاقوں میں ڈیڑھ سو ٹینکوں' بھاری توپ خانہ اور ایک ڈیژن پیدل فوج سے ایک بھرپور حملہ کر دیا۔ اس کے پاس اس وقت ایک سو ٹینک ریزرو میں تھے۔ اس کے علاوہ بھاری توپیں اور پیدل فوج کی ایک بڑی تعداد اس کی پشت پر تھی۔ صبح کے وقت دشمن کے ٹینکوں نے پھیلنا شروع کر دیا۔ خطرہ تھا کہ وہ ہماری فوج کو گھیرے میں لے لے لیکن ہم نے اس کے باوجود کوئی خاص مزاحمت نہ کی اور انہیں آگے بڑھنے کا پورا موقع دیا دوسرے روز تک ہم نے انہیں پوری طرح آگے بڑھنے کا موقع دیا تاکہ ہم انہیں گھیرے میں لے کر مؤثر انداز میں جوابی کارروائی کر سکیں۔

چنانچہ ہمارے فوجی جوانوں نے اس حملے کی جس شجاعت بہادری اور جانفشانی سے روکا وہ ہماری فوج اور قوم کے لئے ایک درخشندہ مثال ہے تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود انہوں نے نہایت بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اس حملے میں دشمن کو نہ صرف پسپا کر دیا گیا بلکہ اسے اتنا بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا کہ اس کے قدم اکھڑ گئے اور اس نے بھاگنا شروع کر دیا اور چوبارہ تک اسے دھکیلنے میں ہمارے فوجی جوان کامیاب رہے۔ دریں اثناء پھلوارہ میں ہماری فوج نے بھی زبردست جوابی کارروائی کی اور دشمن کو پانچ میل واپس جاکر مکمل طور پر پسپا کر دیا گیا۔ اس لڑائی میں ہم نے دشمن کے کئی ٹینک بالکل تباہ و برباد کر دیے تین ٹینک صحیح حالت میں ہمارے ہاتھ آ گئے ان میں ایک ٹینک سٹارٹ تھا انہیں میں سے ایک ٹینک میں سے دشمن کی اہم دستاویزات برآمد ہوئیں جس میں حملے کا منصوبہ' نقشہ اور حملے میں حصہ لینے والی رجمنٹوں کی تفصیلات درج تھیں۔ اس حملے میں تین ٹینک رجمنٹوں کے علاوہ بھارت کی ۱۶ کیولری' ۱۷ پونا ہارس' ۲ لانسر اور ۲۶ کیولری کے کچھ حصے نے حصہ لیا تھا۔ ان کے علاوہ دو کیولرز رجمنٹیں ریزور میں تھیں جن کو بعد کی لڑائی میں استعمال کیا گیا۔ یہ حملہ ہندوستان کی سب سے بہترین فوج یعنی فرسٹ انڈین آرمڈ ڈویژن جس کا نشان ہاتھی ہے نے کیا تھا۔ جس میں ۴۳ لارڈ انفنٹری بریگیڈ اور ۶ و ۱۴ انفنٹری ڈویژن کے حصے بھی شامل تھے دستاویزات کے مطابق تجویز یہ تھی کہ جو جو علاقے حملہ آور فوج فتح کرتی جائے اسے وہ انفنٹری کے حوالے کر دے۔ لیکن اس حملے کی پہلی منزل چونڈہ تھی جو سولہ دن کی گھمسان کی جنگ کے باوجود دشمن کے قبضے میں نہ آسکا اور جس پر ہمارے جانبازوں کا مکمل طور پر قبضہ ہے۔

۹ اور ۱۰۔ ستمبر کی رات کو اور دن کو بھی دشمن نے بھرپور حملے کئے اور یہ کوشش کی کہ وہ ہماری تھوڑی سی فوج کو مورچوں سے ہٹا سکے لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی اور ہمارے مجاہد ثابت قدم مجاہد اپنے مورچوں میں برابر ڈٹے رہے اور انہیں زبردست نقصان پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہے"۔

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے اپنی گفتگو کے دوران کئی بار پاک فضائیہ کا ذکر کیا اور اسے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ "بھارت کے ان زبردست حملوں کو ناکام بنانے میں ہماری فضائیہ نے ایک جاندار اور شاندار کردار ادا کیا ہے۔ ہماری فضائیہ کے جانبازوں نے دشمن کی سپلائی لائن گولہ بارود کے ذخیروں اور بھارتی فوج کو تباہ کرنے کے لئے ان پر بار بار حملے کئے اور ان کی کمر توڑ کے رکھ دی۔ اس کے برعکس بھارت کی فضائیہ کے جو لڑاکا جہاز ہم پر حملہ آور ہوتے وہ ایک دو بم گرا کر راہ فرار اختیار کر لیتے۔ اس کے باوجود ہم نے طیارہ شکن توپوں سے اسی محاذ پر دشمن کے سترہ لڑاکا طیارے مار گرائے۔ دشمن کی یہ حالت ہوتی تھی کہ جب بھی ہمارا کوئی لڑاکا طیارہ ان پر حملہ کرتا تو ان کے توپچی جوابی کارروائی کرنے کی بجائے اپنی جگہوں کو چھوڑ کر مورچوں میں چھپنے کی کوشش کرتے اور اس طرح ہمارا ہر ہوائی حملہ دشمن کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوا"

انہوں نے مزید کہا ان حملوں کے دوران ہماری دور مار توپوں اور ٹینکوں نے بھی دشمن کو اس قدر جانی اور مالی نقصان پہنچایا کہ اس کے حوصلے بری طرح پست ہو گئے"۔

بریگیڈیئر نے بتایا

"تین دنوں کی گھمسان کی جنگ میں بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل چوہدری کی خاص رجمنٹ ۱۶ کیولری کا ہمارے جوانوں نے مکمل طور پر صفایا کر دیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ بعد میں جو لڑائی ہوئی اس میں اس رجمنٹ کا ایک سپاہی بھی نظر نہ آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ میں ۱۶ کیولری پوری طرح ختم ہو ئی اب اس رجمنٹ کا ٹائٹل فخر ہند باقی ہے جس کے واحد وارث غالباً جنرل چوہدری ہیں۔ اس لڑائی میں بھی دشمن کے کئی ٹینک' بے شمار توپیں سینکڑوں گاڑیاں اور بھاری مقدار میں اسلحہ و بارود مکمل طور پر تباہ و برباد کیا گیا اس محاذ پر دشمن کی اس قدر لاشیں تھیں کہ ان کا شمار کرنا تو در کنار ان پر سے گذرنا محال تھا"۔

آپ نے کہا

"دشمن نے بڑے حملے کے لئے اس علاقے کو اس لئے منتخب کیا تھا کہ اس کے راستے میں نہ تو دریا اور نہریں ہیں اور نہ دوسری رکاوٹیں جو حملے میں فوجوں کے آگے بڑھنے میں مانع ہوں۔ چونکہ یہ علاقہ ایک کھلا اور ہموار میدان کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اس لئے دشمن کو یقین تھا کہ وہ اس علاقے میں اپنے ناپاک مقاصد کو پورا کر سکے گا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل و کرم تھا۔ ورنہ ٹینکوں کی اتنی زبردست لڑائی جیتنی بہت مشکل تھی۔ بھارتی فوجیوں نے حملے کے وقت "یا علی" کے نعرے لگا کر ہمارے جوانوں کو دھوکہ دینے کی بھی کوشش کی لیکن ان کے نعروں میں وہ جاہ و جلال نہ تھا جس سے ہم کوئی اثر قبول کرتے اس لئے "یا علیؑ" کے جوابی نعرے ہی ان کے لئے موت کا پیغام لائے"۔

جنگ کے اصول اور طریق کار کا ذکر کرتے ہوئے ملک صاحب نے کہا۔

"ہم نے "موبائل وار" لڑی ہے اس میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے اس کا مقصد کوئی علاقہ فتح کرنا نہیں ہوتا کیونکہ جب دشمن ہر اعتبار سے زیادہ طاقتور ہو تو جنگ کا نقشہ بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ دشمن کو زبردست نقصان پہنچایا جائے تاکہ اس کے منصوبے ختم ہو کے رہ جائیں اور اس ضمن میں ہم بہت کامیاب رہے ہیں۔ ہم نے دشمن پر اس قدر کاری ضربیں لگائیں ہیں کہ اسے مزید جارحانہ کارروائی کرنے کے قابل نہ رہنے دیا اور اس کے بعد یہ امکان تھا کہ ہم اگر اس پر حملہ کریں تو اس میں مدافعت کی زیادہ طاقت نہیں رہے گی۔"

انہوں نے مزید کہا

"چونڈہ اور ہڈیارہ کا درمیانی علاقہ جو میدان کارزار بنا رہا اس میں دشمن کو تاریخی اعتبار سے اتنا بڑا نقصان پہنچا ہے کہ آئندہ وہ اس کو میدان جنگ منتخب کرنے کی کبھی حماقت نہیں کرے گا۔ اس میدان میں جب گھمسان کا رن پڑا تو دشمن اس قدر بدحواس ہوا کہ اس کے ٹینک پورس کے ہاتھی ثابت ہوئے پاکستانی جانباز سپاہیوں کی جوابی کارروائی اس قدر شدید تھی کہ دشمن کی صفوں میں افراتفری پھیل گئی۔ جانیں بچانے کے لئے وہ اس طرح پیچھے بھاگنے لگے کہ اپنے پرائے کی تمیز نہ کر سکے۔ ان کے اپنے ٹینک ہی ایک دوسرے سے ٹکراتے اور گولے برساتے۔ اپنی پیدل فوج کو روندتے ہوئے پیچھے بھاگتے رہے۔ ساری فضا گرد و غبار اور دھوئیں سے تاریک ہو رہی تھی۔ اس میں دشمن کو کچھ سجھائی نہ دیتا تھا اس اندھے حملے۔ اندھی طاقت اور اندھی فضا میں دشمن کو اس ۳۴ میل لمبے محاذ پر کئی سو ٹینکوں اور کئی ہزار جوانوں سے محروم ہونا پڑا۔

ہمارے جانبازوں نے اس محاذ پر جو بھارتی سپاہی اور فوجی افسر قید کئے ہیں۔ ان میں راجپوت' مرہٹے گورکھے سکھ اور جموں و کشمیر کے ڈوگر شامل ہیں انہوں نے بتایا کہ انہیں تین روز سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملا اور ان کا زیادہ تر انحصار بھنے ہوئے چنوں پر تھا۔ یہاں انہیں صرف ۲۴ گھنٹے کی سپلائی دی گئی تھی۔ ان کے اعلیٰ افسروں کا خیال تھا کہ فتح کے بعد یہ لوگ کھانا ڈسکہ گوجرانوالہ اور وزیر آباد میں کھائیں گے مگر ان کے اعلیٰ افسروں کو یہ علم نہ تھا کہ ان کے سپاہیوں کو پاکستان میں کھانا کھانے کی بجائے پاکستان کے ہاتھوں منہ کی کھانی پڑے گی ان قیدیوں کا بیان ہے کہ وہ پاکستان سے لڑنا نہیں چاہتے تھے اور بلاوجہ کوئی سپاہی کبھی بھی نہیں لڑ سکتا مگر انہیں لڑنے پر مجبور کر دیا گیا"۔

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے مزید بتایا کہ "چونڈہ سیکٹر پر دشمن نے ۱۴ ستمبر تا ۲۲ ستمبر مسلسل اور متواتر حملے کر کے اس اہم قصبہ پر قبضہ کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن ہر بار ان کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ دشمن نے یہ حملے ٹینکوں' توپوں اور انفنٹری کی مدد سے تین اطراف سے کئی بار کئے۔ آخری اور سب سے بڑا حملہ انہوں نے مغرب اور جنوب مغرب کی طرف ۱۸ اور ۱۹۔ ستمبر کی درمیانی شب کو کیا اس میں پہلے دشمن نے زبردست گولہ باری کی اور اس کے بعد اس نے ایڈوانس کیا' پوری رات گھمسان کی زبردست جنگ ہوتی رہی اس عرصہ میں دشمن نے متعدد بار چونڈہ میں گھسنے کی کوشش کی جو ہر مرتبہ ناکام بنا دی گئی۔ اس حملہ میں دشمن کا پورا انفنٹری بریگیڈ' دو کیولری رجمنٹیں اور بے شمار توپ خانہ شامل تھا ان کے مقابلے میں ہماری انفنٹری' توپ خانہ اور ٹینکوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن خدائے لم یزل کی مدد اور رحمت سے ہم نے ان کے تمام حملوں کا منہ توڑ جواب دیا اور انہیں ایسی شرمناک شکست دی جو کہ تاریخی بن گئی ہے۔ دوسرا روز ان کے لئے شکست کا پیغام لایا وہ بری طرح پسپا ہو رہے تھے تو ہمارے ٹینکوں اور انفنٹری نے

باقی صفحہ ۱۰ پر

جنگ ستمبر کے ہیرو

محترم جنزل اختر حسین ملک

آپریشن جبرالٹر

بریگیڈیئر ریٹائرڈ امجد علی چوہدری
(ستارہ جرأت)

جنرل اختر ملک کے بارے میں لکھتے ہیں ستمبر ۶۵ء کی جنگ "آپریشن جبرالٹر" کی وجہ سے شروع نہیں ہوئی۔ آپریشن جبرالٹر پر بھارت کا ردعمل درہ حاجی پیر۔ تو میری۔ چکوٹھی۔ اور ہاجوہ کی جانب یورش تک محدود تھا۔ تاکہ ہمارے مجاہدین کے داخلے اور پیش قدمی کے ناکوں کو بند کر دیا جائے ہمارے آپریشن "گرنیڈ سلام" (Grandsalam) اور اکھنور کا ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوتا اصل میں اس بات کے محرک بنے۔ جن کے عواقب نے بھارت کو اکسایا کہ وہ ہر طرف سے کھلی جنگ شروع کر دے اکھنور کا نقصان بھارت کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہوتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں مقبوضہ کشمیر میں موجود بھارت کی فوج دو حصوں میں بٹ کر رہ جاتی ان کی خوش قسمتی سمجھئے کہ ہم نے خود اکھنور سے ہاتھ اٹھانے کا انتخاب کیا۔ جبکہ ہم "گرنیڈ سلام" کے آخری مرحلہ پر پہنچ چکے تھے اگرچہ ہم نے یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ بھارت کو اشتعال انگیزی سے روکا جائے اور یہ امید رکھی جائے کہ وہ بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ کرنے سے باز رہے گا۔ یہ شاید ہماری خود فریبی تھی کیونکہ ہندوستان نے پاکستان پر بہرحال حملہ کر دیا۔ اس کے برعکس ہم نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی ریاست میں موجود بھارتی فوج پر ایک کاری ضرب لگانے کا شاندار موقع کھو دیا۔ کاش ہم "گرنیڈ سلام" کا آخری مرحلہ بھی مکمل کر لیتے (جو کہ ہمارے لئے قطعی ناممکن نہ تھا کیوں کہ ہم "چھمب جوڑیاں" فتح کر کے آگے نکل چکے تھے ہم اکھنور کو گھیرے میں لے چکے تھے اور اگر یوں ہوتا۔ (-) یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ میدان جنگ کی شکل یکسر مختلف ہوتی۔ جموں و کشمیر میں بھارتی فوج کو ہم نے خود نجات دے کر غلطی کی (-) اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

ایک غیر ملکی ہاتھ اکھنور کی فتح کو ادھورا چھوڑ دینے پر بحث جاری ہے اور نہ جانے کب تک جاری رہے گی مگر ہمارے اس فیصلے کے پیچھے۔ ایک غیر ملکی ہاتھ کو قطعی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اگر پاکستان پر بھارت کے حملے کی بڑی امکانی وجہ کچھ حلقوں میں یہ ہو کہ ہم نے اپنے طے شدہ منصوبے کے مطابق "گرنیڈ سلام" آپریشن کو مکمل کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور اکھنور فتح کر کے اگلی صفوں میں کیوں نہ گھسے تو اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ

"آپریشن گرنیڈ سلام" کی منصوبہ بندی کرنے والے میجر جنرل اختر حسین ملک کو اس معرکہ آراء جنگ کے عین دوران میں کیوں وہاں سے ہٹایا گیا؟

مگر اس بات کی پھر بھی سمجھ نہیں آتی کہ جب اختر ملک کی جگہ جنرل یحییٰ خاں کو کمان سونپی تو ۶۔ ستمبر کی صبح کو اس نے اس سوال کے پوچھنے پر کہ آپ اکھنور فتح کریں گے "جی۔ ایچ کیو" میں صاف انکار کر دیا تھا۔ کہ ایسا نہیں ہو گا......

ایک جرأت مندانہ اقدام آپریشن جبرالٹر ایک جرات مندانہ اقدام تھا۔ جس نے کئی گنا بڑی طاقت کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا اور اس کی لاتعداد فوج میں کھلبلی مچا دی۔ (-) بھارت نے الٹا الزام لگایا کہ آپریشن جبرالٹر جنگ بندی لائن کے پار مسلح مداخلت اور حملہ ہے حالانکہ ہم نے جو بمباری چھمب پر کی۔ یہ بھارتی جارحانہ اقدامات کا ہماری طرف سے پہلا بدلہ یا جواب تھا۔ اس کے بعد ہماری طرف سے "گرنیڈ سلام" پر عمل در آمد شروع ہوا۔ چھمب اور جوڑیاں میں تعینات بھارتی فوج کو کچل کر ہم پختہ سڑک پر تیز رفتاری کے ساتھ اکھنور پر چڑھ دوڑتے تو ہم یقیناً اس اہم جگہ پر قبضہ کر لیتے۔ جہاں سے بھارتی فوج کے مواصلاتی نظام کو کنٹرول کیا جاتا تھا جو جموں و کشمیر پر ناجائز قبضہ جمائے ہوئے تھی دو بھارتی بریگیڈ گروپ ایک چھمب میں ایک جوڑیاں میں ہمارے حملے کا جواب تو کیا دیتے اپنا اسلحہ ساز و سامان اور ٹینک چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گئے۔ چھمب سے پسپا ہونے والی بھارتی فوج کے تعاقب میں اگر ہم تاخیر سے کام نہ لیتے جو غیر متوقع طور پر اچانک لڑائی کے عین درمیان کمانڈر کے بدلنے کی وجہ سے ہوئی۔ جبکہ اکھنور ہماری گولہ باری کی زد کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ تو بھارتی فوج کے لئے شدید مشکلات اور مصائب کا باعث ہوتا اور وہ کشمیر پر قبضہ جاری نہ رکھ سکتے........

ہمارے "گرنیڈ سلام" آپریشن کے انتقام میں بھارت کا پاکستان پر حملہ متوقع تھا دوسرے انہیں اکھنور چھن جانے کا بھی خطرہ تھا۔ مگر یہ بتانا ضروری ہے کہ اکھنور پر قبضہ کر لیا جاتا تو جنگ کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ ہمیں پتہ تھا کہ بھارت حملہ کر دے گا مگر اکھنور پر ہمارا قبضہ ہونے سے بھارتی فوج کی کمر ٹوٹ جاتی اور وہ اتنی شدت سے کم از کم سیالکوٹ سیکٹر پر تو حملہ آور نہ ہو سکتی۔"

(روزنامہ جنگ ۶۔ ستمبر ۸۴ء
یوم دفاع پاکستان نمبر)

"آپریشن جبرالٹر" کی ایک شاندار فتح جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں لاہور محاذ کے کمانڈنگ آفیسر میجر جنزل ریٹائرڈ سرفراز خاں و ہلال' جرات و ملٹری کراس نے ۶۵ کی جنگ کے متعلق ایک مضمون میں "آپریشن جبرالٹر" کو ایک شاندار فتح قرار دیتے ہوئے لکھا۔

".... جس ہنرمندی سے اختر ملک نے چھمب پر اٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیں۔ کیوں کہ چھمب کے بعد یہاں دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے۔ مگر ایسے نہیں ہونے دیا گیا کیوں کہ پکی پکائی پر یحییٰ خاں کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا ان کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا لیکن نقصان کس کا ہوا؟ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ کمانڈر کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہوئے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۶۔ ستمبر ۱۹۸۴ء
صفحہ نمبر ۳)

ایک سپر انٹیلی جینٹ اور جینئس جرنیل قومی اسمبلی کے رکن میجر ریٹائرڈ نادر پرویز نے اپنے انٹرویو میں جنزل اختر حسین کے متعلق اپنے خیالات و محسوسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا!

میجر جنزل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جینٹ اور جینئس جرنیل تھے ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جرنیل بھی تھے۔ اختر حسین ملک نے وہاں اپنا سکہ منوایا۔ وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جرنیل ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے پلاننگ کی تھی اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے رہتے تو اکھنور قبضے میں آ جاتا۔ اکھنور قبضے میں آ جاتا تو سیالکوٹ محفوظ پوزیشن میں آ جاتا کیونکہ اکھنور انڈین کی لائن آف کمیونی کیشن تھی....."

(المیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار)

ایک بہادر اور جنگجو جرنیل جنرل اختر حسین ملک کی بہادری۔ شجاعت اور جنگی منصوبہ بندی میں مہارت کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے میجر ریٹائرڈ معین باری لکھتے ہیں۔

جنزل اختر حسین ملک کو فوت ہوئے اگرچہ کئی سال گزر چکے ہیں لیکن فوج کے اندر آج بھی ان کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے وہ بڑے بہادر اور جنگجو قسم کے کمانڈر تھے وہ ایسے جرنیلوں میں سے تھے جو جذبہ جہاد اور شہادت سے سرشار ہوتے ہیں۔ جو طاقتور دشمن کے سامنے بھی بڑے بڑے خطرات مول لے لیتے ہیں۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۷۔ اگست ۸۵ء
ص ۳)

بقیہ صفحہ ۵

کا جیالا سپوت اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاہور کے محاذ پر دشمن کے خلاف نبرد آزما تھا۔

میجر منیر احمد ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے ۱۹۴۳ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں جنگ کے اختتام پر انہیں جمعدار کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد منیر احمد نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں شامل ہو گئے۔ اور کمیشن حاصل کیا۔

خواجہ منیر احمد کے بڑے بھائی خواجہ جمیل احمد دوسری جنگ عظیم میں شہید ہوئے اور چھوٹے بھائی کیپٹن محمد طیب سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں۔

خواجہ منیر احمد کے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیوی شامل ہیں۔

میجر منیر احمد کی اہلیہ نے بتایا کہ ان کے شوہر کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ وہ کشمیر کی آزادی مادر وطن کے تحفظ کے لئے راہ خدا میں جان قربان کریں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گی اور اپنے بچوں کو بھی فوج میں شامل کرا دیں گی تا کہ وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک اور قوم کی حفاظت و خدمت کر سکیں۔

(بحوالہ الفضل ۷۔ نومبر ۱۹۶۵ء)

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

جسونت سنگھ راز

محترم جنزل عبدالعلی ملک صاحب

میں ایک طویل عرصہ سے آشوبِ چشم میں مبتلا ہوں۔ موتیا کے آپریشن کی غیر متوقع ناکامی کے باعث چند ماہ سے لکھنا پڑھنا بھی جوئے شیر لانا بنا ہوا ہے ابھی ابھی تھوڑی سی بصارت عود کر آنے پر تین ماہ کے جمع ہوئے دوستوں اور عزیز و اقارب کے خطوط دیکھنے نصیب ہوئے ہیں۔ ان میں ایک مراسلہ میرے آبائی وطن پنڈی سے میرے والد ماسٹر ہری سنگھ کوہلی کے جگری دوست ملک غلام نبی صاحب کے بھانجے ملک محمد جعفر ایڈووکیٹ کا تھا۔ اسے دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی لیکن کھولا تو ایک برق کی صورت مجھ پر گرا۔ اس میں میرے بچپن کے ساتھی بلکہ یکے از بزم یارانِ کہن ملک عبدالعلی کی المناک وفات کی خبر تھی۔ اس سے بھولی بسری پرانے وقتوں کی تلخ و شیریں یادیں صفحہ ذہن پر ابھر آئیں۔ چند سال ہوئے جب میں لاہور کے تاریخی گوردوارہ ڈیرہ صاحب کی زیارت کے لئے گیا تو پرانی یادوں کو تازہ کرنے کچھ سننے اور سنانے کے لئے ملک صاحب کی اقامت گاہ پر ٹیلیفون سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی توان کی بیگم صاحب نے فرمایا کہ وہ عارضہ قلب کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ ملے بغیر وطن واپس لوٹا مگر اس خیال کے ساتھ کہ یار زندہ صحبت باقی۔

سال رواں میں ننکانہ صاحب کے آستانہ "گورونانک" پر سجدہ رو ہونے اور پنڈی جا کر ملک صاحب سے ملاقات کے ارادے باندھ رہا تھا کہ ان کے انتقال پر ملال کی خبر ملی۔ شاید خدا تعالیٰ کو دو دوستوں کا وصال منظور نہ تھا۔ ماراچہ خیال و فلک درچہ خیال۔

ملک صاحب میرے ہم وطن بھی تھے، ہم سبق بھی اور ہم نشین بھی۔ برسوں ہم سکول اور کالج میں اکٹھے پڑھے۔ علمی اور ادبی محفلوں میں شریک ہوئے اور مشاعرے پڑھے۔

ملک صاحب کا تخلص قیصر تھا۔ غزل گوئی میں گو طاق نہ تھے مگر نظم بر محل کہہ سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار چوہدری سر چھوٹو رام کی پنڈی میں آمد پر انہوں نے استقبالیہ نظم پڑھی جس کی خوب داد ملی۔ نظم کا مطلع ابھی تک میرے ذہن میں محفوظ ہے اور وہ یوں ہے

کسقدر شانِ پذیرائی ہے چھوٹو رام کی
دھوم مچی ہے زمینداروں میں اس کے نام کی

ان دنوں پنڈی میں ابھرتے ہوئے شعراء میں ایک سخن ور صدیق ضیاء سرحدی بھی تھے جو پنڈی کی ایک نواحی بستی ڈھوک رتہ امرال میں قیام فرماتے۔ اکثر اوقات ان سے ہماری ملاقاتیں سر راہ یا روز سینما کے آس پاس ہوا کرتی تھیں۔ اگرچہ وہ ہمارے ہم عمر تھے لیکن ان کے اشعار سے استادانہ جھلک نمایاں ہوا کرتی تھی۔ نموتنا" ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

جگر کا چاک ہے اور سانس کے دو تار لرزاں ہیں
نہ پوچھو ہم کسی ناشاد عاشق کا گریباں ہیں

ہم تینوں اکثر کسی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ایک دوسرے کا کلام سنتے اور سناتے۔

جب ملک صاحب اور راقم الحروف نے بی اے کا امتحان پاس کیا تو دوسری عالمی جنگ عظیم کا آغاز تھا۔ ملک صاحب کو کنگ کمیشن ملا اور وہ سیکنڈ لیفٹیننٹ ہوئے۔ میں نے ایم اے کیا، کچھ عرصہ درس و تدریس کا آبائی پیشہ اختیار کیا مگر اس کی ہوا مجھے راس نہ آئی تو مسلم فیڈریشن کے اس وقت کے صدر جناب حمید نظامی کی کرم فرمائی کوچہء صحافت میں لے آئی جس سے تاہنوز چھٹی نہ ملی۔

اپنا اپنا مقدر ہے اپنا اپنا نصیب۔ ملک عبدالعلی حسن کارکردگی، افسرانہ صلاحیتوں اور صحت مندانہ روش سے جنرل ہوئے اور وہ نام پایا کہ باید و شاید۔ تیز گام تھے اس لئے جہاد زندگی میں دوستوں سے دیکھتے ہی دیکھتے سبقت لے گئے جو ان کے چاہنے والوں کے لئے قابلِ رشک بھی تھا اور موجبِ مسرت بھی۔

انہیں دیکھے ہوئے زمانے گذر گئے مگر پھر بھی ان کا نقشہ و صورت خدوخال میری نظر میں ہیں۔ سرو قامت، گندمی رنگت ہونٹوں پر مدھم مدھم سا تبسم، بات کرنے کا سلیقہ منفرد انداز میں۔ خوش گفتار، خوش خصال، گویا اپنے والد بزرگوار کی مانند اگلی شرافتوں کے نمونے تھے۔

موت ہر ذی روح کا مقدر ہے۔ اس سے کسی کو بھی مفر نہیں زود یا بدیر اس مقام کو سب نے جانا ہے جہاں سے کسی نے بھی مراجعت نہیں کی۔

عاقبت منزل ما وادیٔ خاموشاں است بہرکیف!

اکثر اوقات کسی کی موت پر مرنے والے کی یاد وقتی طور پر اس کے عزیز و اقارب تک محدود رہتی ہے۔ یہی زمانے کا دستور ہے۔ پھر تھوڑے ہی عرصے کے بعد یہ لوگوں کے دلوں سے محو ہو جاتی ہے، لیکن کئی شخصیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے کوچ کر جانے سے ایک عالم سوگوار ہوتا ہے۔ ان کی نیکیوں اور خوبیوں کے باعث یہ لوگ بہت دیر تک لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں۔ ملک عبدالعلی اس قبیلہ کی شخصیتوں میں سے تھے یہ مضمون املاء کرواتے وقت ماضی میں ان کے ساتھ گزرے ہوئے خوشگوار لمحات یاد آتے ہی ایک ہوک سی دل سے اٹھی ہے گویا۔

پرانی صحبتیں یاد آ رہی ہیں
چراغوں کا دھواں دیکھا نہ جائے

خدا تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

(نوائے وقت میگزین)
(الفضل ۲۳- ستمبر ۱۹۹۲ء)

بڑھے چلو بڑھے چلو! کہ منزلیں قریب ہیں

جفا کشانِ جنگ کی نوا میں اِک ترنگ ہے
ہر ایک نوجوان آج قدرتاً دبنگ ہے
یہ صُلح و آشتی کا ہے پیام دلکش و حسیں
یہ گھَن گرج ہے یا سکونِ دل کا ایک رنگ ہے
مجاہدان صف شکن عدو کی موت بن گئے
جہادِ زندگی کا یہ بھی کامیاب ڈھنگ ہے

بڑے چلو بڑھے چلو کہ منزلیں قریب ہیں
خدائے ذوالجلال کے طریق بھی عجیب ہیں
یہ خوفناک وادیاں یہ کوہسار پُرخطر
یہ خاردار راستے قدم قدم مُہیب ہیں
ہر ایک بات حوصلہ شکن سہی، ہُوا کرے
مجاہدوں کے چشم و دل یقین کے نقیب ہیں

کچھ اس طرح سے زندگی کے رُوپ کو سنوار دو
خزاں زدہ چمن کو آج رونقِ بہار دو
عدو نے جن سے چھین لی ہے عشرتِ حیاتِ نو
اُنہیں کے غمکدوں کو تم ضیائے زرنگار دو
کہاں تلک دبی دبی گھٹی گھٹی رہے فضا
مجاہدانِ صف شکن فضائے دل نکھار دو

تمہارے عزمِ جنگ نے سکوں کا پتہ دیا
تمہیں خدا نے اہلِ درد کی دَوا بنا دیا

نسیم سیفی

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیے
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/-

ہمدرد سونسواں (حبوب اٹھرا) 15/-

دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-

زوجام عشق 600/-

اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-

کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 15/-

سفوف اکسیر شوگر 30/-

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ

اچھی صحت کا راز اچھی غذا

ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن

گلشن بیکری

الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ

تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

بہتی خوشخبری

GOOD NEWS

WE ARE NO.1

ہمارا معیاری ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے

مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا

پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

دکان 211274 رہائش 212487

بشارت احمد خان

نئی سوزوکی کی سیمورائی 80 cc اور ننجا ماسٹر 100 cc خریدنے کیلئے تشریف لائیں

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت • سوزوکی چلائیے پٹرول بچائیے

NINJA SR ننجا ایس آر

SUZUKI

منظور شدہ ڈیلر سوزوکی موٹر سائیکل

ہمارے ہاں سوزوکی کی موٹر سائیکل اور جینئن سپیئر پارٹس اور تربیت یافتہ مکینک کا انتظام ہے۔

منیر آٹوز

بالمقابل علمدار حسین کالج حسین آگاہی روڈ ملتان

فون: 72960 73497 32971

FAX: 92-061-520662 SALE SERVICE SPAIR PARTS

LOVE FOR ALL ★ HATRED FOR NONE

شیخوپورہ میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

نیو فرحت علی جیولرز

سول کوارٹرز روڈ شیخوپورہ

فون: دوکان 51245 53539

پروپرائیٹر: چوہدری غلام سرور طاہر آف شیخوپورہ اینڈ سنز

خدمت میں پیش پیش

ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس

جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ ٹک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز

کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔

میری لائبریری

ٹین بازار صدر عقب پریز کلینک راولپنڈی

فون: 564533

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

B. T. C

MANUFACTURERS:-

IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo

TRADING CORPORATION

P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION

P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

PHONE NO. *OFF* : 0092-432-562086

RES : 0092-432-67087-65197

CABLE : BILLOO SIALKOT

TELEX : 46434 BILLO PK

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان اعوان

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریض کو صحت یاب کرکے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود ملاحظہ فرمائیں

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی، اولاد نرینہ کی خواہش، اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، اٹھرا، لیکوریا، ایام کی بے قاعدگی، بچوں کا سوکھا، گرمی، گیس، شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 218534-219065

بقیہ صفحہ ۶

ان کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا- صبح میدان دشمن کی لاشوں' تباہ شدہ ٹینکوں اور سامان حرب سے اٹا پڑا تھا- ہم نے دشمن کی تقریباً ۶۰۰ نعشیں زمین میں دفن کردیں کیونکہ ان کے گلے سڑے جسموں سے سخت بدبو پیدا ہو رہی تھی- جن نعشوں کو ہم نہ اٹھا سکے انہیں اب تک گدھیں کھا رہی ہیں اور چونڈہ کا مقام فرسٹ انڈین آرمڈ ڈویژن کا قبرستان بن چکا ہے- اور وہ "ہاتھی" جس پر بھارت کو بڑا فخر اور ناز تھا اس کے تمام اعضا میدان جنگ میں بکھرے پڑے ہیں انہوں نے کہا-

۱۹۵۱ء سے لے کر آج تک بھارت نے جہاں کہیں بھی پاکستان کو مرعوب کرنا ہوتا تھا وہ اسی ڈویژن کو جھانسی سے اٹھا کر ہماری سرحدوں پر لے آیا کرتے تھے- اور یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان اس سے مرعوب ہو جائے گا"

بریگیڈیئر نے یہ بھی کہا کہ-

"اب جب کہ دشمن کا بھاری نقصان ہو چکا ہے اور ہم اس قابل تھے کہ اسے بھرپور شکست دے سکتے تھے- ہم اس پر حملہ کرنے کے لئے بالکل تیار تھے کہ فائر بندی کا حکم آگیا اور ہماری آرزو دل کی دل میں ہی رہ گئی"- انہوں نے کہا-

"اگر فائر بندی نہ ہوتی تو خدا کے فضل و کرم سے ہم نہ صرف اپنا چھوٹا سا علاقہ مکمل طور پر آزاد کرالیتے بلکہ دشمن کا بہت بڑا علاقہ ہمارے زیر نگیں ہوتا کیونکہ اس محاذ پر دشمن کے پاس اب وہ ساز و سامان نہیں رہا تھا جو اسے شکست سے بچا سکتا"-

(پاکستان میدان جنگ میں
مرتبہ شریف فاروق صفحہ ۳۷۸ تا ۳۸۲)

جناب کلیم نشتر اپنی کتاب تاریخ پاک بھارت جنگ میں چونڈہ کے زیر عنوان لکھتے ہیں

بھارت سے حالیہ جنگ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک سرحدی قصبہ چونڈہ کو جو تاریخی حیثیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج تعارف نہیں دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یہی وہ مقام ہے جہاں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی لڑی گئی اور جس میں دشمن کے کئی روز کے مسلسل اور بھرپور حملوں کو پسپا کر کے اسے ذلت آمیز شکست دی گئی- یہی وہ جگہ ہے جہاں دشمن کی طاقت کو خاک میں ملا دیا گیا اور اگر جنگ چند روز اور جاری رہتی تو یہی وہ مقام ہوتا جہاں سے دشمن پر آگے بڑھ کر ایسا وار کیا جاتا کہ وہ بہت سا بھارتی علاقہ چھوڑ کر بھاگ نکلتا-

اگرچہ نے دشمن سیالکوٹ سیکٹر میں بہت سے محاذ کھول رکھے تھے اور چپراڑ سے لے کر جسٹر تک کا تمام علاقہ (۲۴ میل) میدان جنگ بنا ہوا تھا- لیکن دشمن نے اپنی بہترین افواج کو چونڈہ سر کرنے کے لئے وقف کر دیا تا کہ وہ اس کے بعد ڈسکہ اور گوجرانوالہ کو اپنا نشانہ بنا سکے لیکن یہی وہ جگہ ہے جہاں دشمن کے تمام منصوبے اور سکیمیں خاک میں مل گئی- دشمن نے ۸- ستمبر کی درمیانی شب کو دس بجے چاردہ' مہارکے اور نخنال کے علاقوں میں ڈیڑھ سو ٹینکوں' بھاری توپ خانہ اور ایک ڈویژن پیدل فوج سے ایک بھرپور حملہ کر دیا- اس کے پاس ایک سو ٹینک ریزور میں تھی- اس کے علاوہ بھاری توپیں اور پیدل فوج کی ایک بڑی تعداد اس کی پشت پر تھی- صبح کے وقت دشمن کے ٹینکوں نے پھیلنا شروع کر دیا خطرہ تھا کہ وہ پاکستانی فوج کو گھیرے میں لے لیں- لیکن اس کے باوجود کوئی خاص مزاحمت نہ کی گئی انہیں پوری طرح آگے بڑھنے کا موقع دیا گیا دوسرے روز تک انہیں پوری طرح آگے بڑھنے کا موقع دیا گیا تاکہ انہیں گھیرے میں لے کر مؤثر انداز میں جوابی کارروائی کی جا سکے-

پاکستان کے فوجی جوانوں نے اس حملے کو جس شجاعت بہادری اور جانفشانی سے روکا وہ پاکستانی فوج اور قوم کے لئے ایک درخشندہ مثال ہے تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود انہوں نے نہایت بے جگری سے دشمن کو نہ صرف پسپا کر دیا گیا بلکہ اسے اتنا بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا کہ اس کے قدم اکھڑ گئے اور اس نے بھاگنا شروع کر دیا اور چوبارہ تک اسے دھکیلنے میں پاکستانی فوجی جوان کامیاب رہے- دریں اثناء پھلوارہ میں پاکستانی فوج نے بھی زبردست جوابی کارروائی کی اور دشمن کو پانچ میل پیچھے لے جا کر مکمل طور پر پسپا کر دیا- اس لڑائی میں پاکستان نے دشمن کے کئی ٹینک بالکل تباہ و برباد کر دیئے-

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے- مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے- قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے-

چھوٹا قد کورس: قیمت ‎125/- چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت ‎40/- روپے
اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- اپیٹائزر کیپسولز قیمت ‎15/- روپے
بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت ‎125/- روپے
تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے-

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ریحیہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-21128 , 04524-771
فیکس: 04524-212299

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ☆ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 34134

احمد برادرز
- فریج ● فریزر
- کوکنگ رینج ● گیزر
- واشنگ مشین
- ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: ۵۶۸۹۵۸ ، ۸۴۱۰۴۵

ہر قسم کے موٹر سائیکل سوزوکی' یاماہا' ہنڈا' کاواساکی کے سپیئر پارٹس اور ٹائر و ٹیوب کے اصل پرزہ جات تھوک و پرچون حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں-

ایم کاشف آٹوز اینڈ انجنیئرز
حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار حسین کالج ملتان
فون: 32971 ، 73497
فیکس: 92-061-520662

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوور ہالنگ ● ڈینٹنگ ● پینٹنگ ● الیکٹرک ورکس
- الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے
رجوع فرمائیں
راولپنڈی میں واحد با اختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹو موبائیل انجنیئرز
فون ۸۴۰۴۴۵
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

دگر امور میں بہر حال دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ناصر

بے اولاد مرد و خواتین کا کامیاب علاج

بیرون جماعت کے مریض اپنے مرض کی تفصیل لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔ مطب سے تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

ھوالشافی

بہتر تشخیص ...... مناسب علاج

جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج

ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان

D.H.M.S_R.H.M.P.

کلینک کے اوقات

صبح ۔۔۔10 تا ۔۔۔1

شام مغرب تا عشاء

جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کو سنز مثلاً R، PK، M، L نمبر اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں

جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

3- بلال مارکیٹ۔ ربوہ

فون کلینک (04524) 212399

فون گھر (04524) 211399

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا

عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابل فکر!

(ہومیو پیتھک) پائیوریا پاؤڈر

مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے

(ہومیو پیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے

کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-211283 ، 04524-771

فیکس 04524-212299

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

فون: ۵۵۰، ۶۴۳

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔

برکت علی الیکٹرانکس

شہناز پلازا۔ چاندنی چوک

مری روڈ۔ راولپنڈی

فون: 420958

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں

الیاس دواخانہ رجسٹرڈ

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی ● کٹائی ● چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے

دلچسپی بروز اتوار سوموار

رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۱/۲۱ دارالصدر جنوبی ربوہ

ہر قسم کے زیورات کا مرکز

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے

میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ

پروپرائیٹر: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف

اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

فون: دوکان: ۸۳۷، گھر: ۲۱۲۱۷۵

WAHHAB IMPEX
P.O.BOX. 2313
SIALKOT - PAKISTAN.

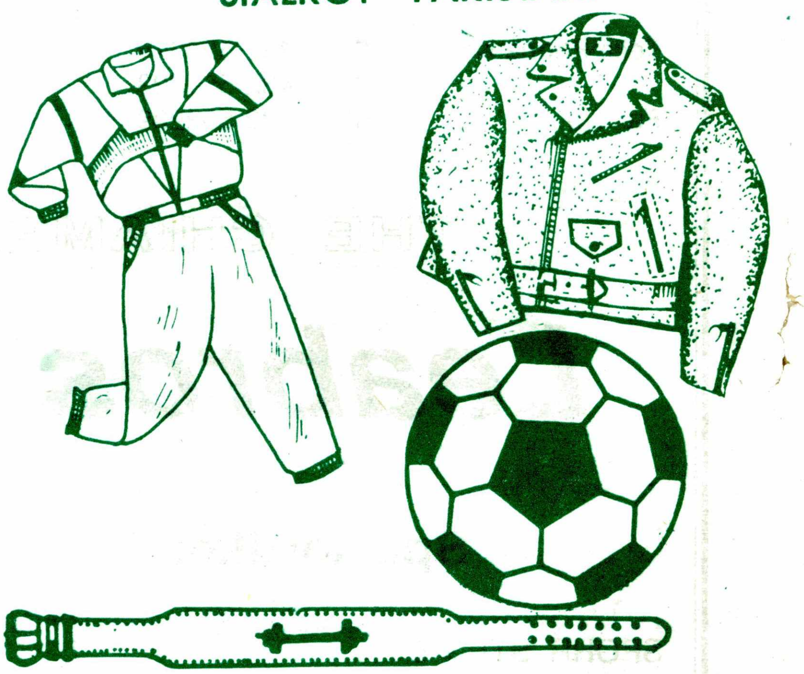

MANUFACTURERS AND EXPORTERS OF LEATHER GARMENTS, LEATHER SPORTS GLOVES, FOOTBALLS. WEIGHTLIFTING AND PANT BELTS.

PHONE OFF: 0092-432-65257
0092-432-66761
FAX: 92 - 432 - 65257
TELEX: 46413 UBL S.I.E PK ATTN. 'WAHHAB

THE NAME IN THE GAME

Leabros

Spezialist Fur

ISMAIAL ABAD PAKKA GHARNA
SIALKOT-3
PAKISTAN

- FÜB balle
- Hand balle
- Sport-Handschühe
- Gewich thebergürtel
- Sports Wear
- Balle-Reparatvrwerkstatt
- Alle Artikel aüs eigener Herstellüng

Tech. know-how ünd
Qualitat entscheidet!

APPROVED BY

FIFA ©

Telle Phone No : 0092-432-550314
0092-432-550323
Fax No : 0092-432-552239

THE CHIAMPION OF EUROPE

Leabros

Sportartikel

SPOHR STR = 5
60318 FRANKFURT / M
GERMANY

TEL : 069-5972731
FAX : 069-591535

Leabros

Sportartikel

MARIA BIRNBANM STR = 15
80686 MUNCHEN - 21
GERMANY

TEL : 089 - 574394
FAX : 089 - 5706961

Leabros